

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال کچھ اس طرح کا ہے کہ 5 لڑکے بیٹھے ہوئے تھے ان 5 میں سے ایک کا موبائل وہیں گم ہو جاتا ہے اس نے باقی 4 سے پوچھا لیکن کسی نے نہیں مانا۔ جب سب جانے لگے تو جس کا موبائل گم ہوا تھا اس نے یہ الفاظ کہے کہ جس نے بھی میرا موبائل اٹھایا ہے اس کی بیوی کو طلاق، سب نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اب کیا موبائل اٹھانے والے کی بیوی کو طلاق ہوگی ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

طلاق کی اس صورت کو فقہاء کی اصطلاح میں معلق طلاق کہتے ہیں یعنی وہ طلاق جو کسی چیز سے مشروط ہو جیسا کہ اس صورت میں طلاق موبائل اٹھانے کے ساتھ مشروط ہے۔ شیخ صالح المنجد مطلق طلاق کے ایک مسئلہ میں لکھتے ہیں:

بیوی کو کہا اگر تم نے موبائل چیک کیا تو تمہیں طلاق

میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم نے میرا موبائل فون چیک کیا تو تمہیں طلاق مجھے خدشہ تھا کہ بیوی میرا موبائل فون چیک کر لگی، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اس کا حل کیا ہے؟

آدمی کا اپنی بیوی سے کہنا: "اگر تم نے میرا موبائل فون چیک کیا تو تمہیں طلاق" اصل میں یہی ہے کہ اگر بیوی نے موبائل فون چیک کیا تو ایک رجعی طلاق ہو جائیگی، اور اسے اس طلاق میں رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔

اس بنا پر بیوی کو موبائل فون چیک کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ طلاق واقع نہ ہو، اور اگر وہ موبائل فون چیک کر لیتی ہے تو ایک طلاق ہو جائیگی، اور خاوند دوران عدت بیوی سے رجوع کر سکتا ہے۔

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ، اصل مسئلہ، اگر اس سے خاوند اپنی بیوی کو موبائل فون چیک کرنے سے روکنا چاہتا تھا اور طلاق دینا مقصود نہ تھی تو یہ قسم کے حکم میں ہوگا، اور اگر وہ موبائل فون چیک کرتی ہے تو خاوند کو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور طلاق واقع نہیں ہوگی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور اہل علم کی ایک جماعت نے یہی اختیار کیا ہے، اور راجح بھی یہی ہے۔

ہر انسان اپنی نیت کا سنجی علم رکھتا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ بھی اس پر مطلع ہے، چنانچہ اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہو یا یہ دعویٰ کرے کہ وہ طلاق نہیں دینا چاہتا جبکہ وہ اپنی کلام سے طلاق کا مقصد رکھتا تھا۔

مذکورہ بالا صورت میں موبائل اٹھانے والے کی نیت طلاق کی نہیں تھی لہذا شیخ الاسلام کے راجح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح برقرار ہے اگرچہ موبائل اٹھانے والا گناہ گار ضرور ہے اور اس پر توبہ واستغفار لازم ہے۔ البتہ جمہور اہل علم کے نزدیک یہ ایک طلاق واقع ہوتی ہے اور دوران عدت رجوع نہ کرنے کی صورت میں عدت کے بعد تجدید نکاح ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

حدامہ عینی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی